ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

بسم الله الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کا ٓمد لستان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸ — آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۰ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اپریل ۱۹۰۷ء

جلد ۶ — نمبر ۱۴

ہر چہ گوہم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر

Digitized by Khilafat Library

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری از آن عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
عام قیمت پیشگی	للعہ
عام قیمت مابعد	ہے ر
قیمت فی پرچہ	للعہ / ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ — مینجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے: اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کمیاب ڈائری

رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۳ و ۴ چھپ کر شایع ہو گیا ہے

اسکا اڈیٹوریل محبت الٰہی ایک ایسا لطیف مضمون ہے کہ میں سفارش کرتا ہوں کہ سب خریداران بدر کم از کم اس رسالہ کو خرید کر مطالعہ کریں اس رسالہ میں سے حسب معمول ڈائری کا حصہ میں نقل کرتا ہوں۔ اور اس نعمت کے واسطے اسکے لایق اڈیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں یہ رسالہ ماہواری اور قیمت عہ سالیانہ ہے۔

کوئی مقام فی نفسہ برا نہیں

ایک لڑکی کی اسکی ساس کے ساتھ کچھ اچھی طرح نہیں بنتی تھی لڑکی نے بر سبیل شکایت اور گلہ کچھ عورتوں کے سامنے کہا۔ کہ کیا برا مقام ہے کہ جس میں میری ساس وغیرہ رہتے ہیں آپ نے اسکو سنکر بہت برا منایا کہ شہر تو کوئی برا ہوتا ہی نہیں اگر کسی شہر کو برا کہا جائے تو اس سے مراد اسکے شہر والے ہوتے ہیں لپس نہایت تاسف افسوس ہے اس عورت کی حالت جو لیسا فقرہ اپنی زبان پر لاتی ہے اور اسطرح اپنی خاوند اور اسکے والدین کی برائی کرتی ہے اور اسکے بعد اس عورت کو بہت سمجھایا اور کہا کہ خدا تعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔

کیا ایسا نام رکھنا منع ہی جیسا برکت جنّت

کسی لڑکی کا نام جنّت تھا کسی شخص نے کہا کہ یہ نام اچھا نہیں کیونکہ بعض اوقات انسان آواز مارتا ہے کہ جنّت گھر میں ہی اور اگر وہ نہ ہو تو گویا اس سے ظاہر ہے کہ دوزخ ہی ہے یا کسی کا نام برکت ہو اور یہ کہا جائے کہ گھر میں برکت نہیں تو گویا نحوست ہوئی فرمایا یہ بات نہیں ہے نام رکھنے سے کوئی ہرج نہیں ہوتا اور اگر کوئی کہے کہ برکت اندر نہیں ہے تو اُس کا مطلب یہ ہے کہ وہ انسان اندر نہیں ہے نہ یہ کہ برکت نہیں یا اگر کہے کہ جنّت نہیں تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنّت نہیں اور دوزخ ہی بلکہ یہ کہ وہ انسان اندر نہیں جسکا نام جنّت ہے۔ کسی اور نے کہا کہ حدیث میں بھی ممانعت آئی ہی فرمایا کہ میں ایسی حدیثوں کو ٹھیک نہیں جانتا اور ایسی حدیثوں سے اسلام پر اعتراض ہوتا ہے کیونکہ خدا کے بتائے ہوئے نام عبد اللہ۔ عبد الرحیم عبد الرحمٰن جو ہیں ان پر یہی بات لگ سکتی ہی کیونکہ جب ایک انسان کہتا ہے کہ عبد الرحمٰن اندر نہیں۔ تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا۔ کہ عبد الشیطان اندر ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ شخص کہ جسکا نام نیک فال کے طور پر عبد الرحمٰن رکھا گیا تھا وہ اندر نہیں اور اسی طرح دوسرے نام یا یہ کہ دین محمد اندر نہیں۔ تو کفر کا ہونا ضروری ہوا پس یہ ایک غلط خیال ہے یہ نام ایک نیک فال کے طور پر رکھے جاتے ہیں تا وہ شخص بھی اس نام کے مطابق ہو۔

انگریزوں نے مغل بادشاہوں پر کوئی ظلم نہیں کیا

ذکر ہوا۔ کہ خاندان مغلیہ کے آخری بادشاہ کے وقت جو کچھ انگریزوں نے سلوک کیا ہی اسپر ایک اخبار نے بہت سا شور مچایا ہے اور اسکو برا منایا ہے فرمایا یہ بات نہیں خدا کسی قوم پر یا کسی شخص پر ظلم نہیں کرتا جب انسان خود کوئی گناہ کرتا ہے تو اُسوقت اسکی تادیب کے لئے خدا تعالیٰ اسپر مصیبتیں نازل فرماتا ہے بہادر شاہ سے اور اس کے چند پہلے بزرگوں سے چونکہ بہت کچھ خطائیں سرزد ہوئیں خدا تعالیٰ نے انکو اسبات کے لایق نہ دیکھا کہ وہ حکومت کر سکیں تب انگریزوں کو ان پر مسلّط کر دیا اگر وہ ایسے کام نہ کرتے تو خدا تعالیٰ بھی ایسا نہ کرتا بلکہ میرے خیال میں خدا تعالیٰ نے بہادر شاہ پر بہت بڑا احسان کیا کیونکہ اس طرح تکلیفیں برداشت کر کے اسکے گناہ معاف ہو گئے اور جو سلوک انگریزوں نے کیا وہ تو فاتح قومیں کیا ہی کرتی ہیں۔ اگر بہادر شاہ فتحیاب ہو جاتا تو کیا وہ ایسا نہ کرتا۔

طب ایک صاحب گھر میں آئے طب کا ذکر شروع ہوا فرمایا کہ طبیب میں علاوہ علم کے جو اسکے پیشہ کے متعلق ہی ایک صفت نیکی اور تقوے کی بھی ہونی چاہیئے۔ ورنہ اسکے بغیر کچھ کام نہیں چلتا ہمارے پچھلے بزرگوں میں اسکا خیال تھا اور لکھتے ہیں۔ کہ جب نبض پر ہاتھ رکھے تو یہ بھی کہے لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا یعنے اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں مگر وہ جو تو نے سکھایا فرمایا کہ دیکھو پچھلے دنوں میں مبارک احمد کو خسرہ نکلا تھا اسکو اسقدر کھجلی ہوتی تھی کہ وہ پلنگ پر کھڑا ہو جاتا تھا اور بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا جب کسی بات سے فائدہ نہ ہوا تو میں نے سوچا کہ اب دعا کرنی چاہیئے میں نے دعا کی اور دعا سے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ چھوٹے چھوٹے چوہوں جیسے جانور مبارک احمد کو کاٹ رہے ہیں ایک شخص نے کہا کہ ان کو چادر میں باندھکر باہر پھینک دو۔ چنانچہ ایسا کیا گیا جب میں بیداری میں دیکھا۔ تو مبارک احمد کو بالکل آرام ہو گیا تھا اسی طرح دست شفا جو مشہور ہوتی ہیں اسمیں کیا ہوتا ہے وہی خدا کا فضل اور کچھ نہیں۔

دعا فرمایا کہ دعا میں بعض اوقات قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت اسطرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا سے دعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے اکثر بار ہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے ہمارے ساتھ بھی بعض دفعہ ایسا واقعہ ہوا ہے اور پچھلے بزرگوں میں بھی دیکھا جاتا ہی۔ جیسا کہ باوا غلام فرید ایک دفعہ بیمار ہوئے اور دعا کی مگر کچھ بھی فائدہ نظر نہ آیا تب آپ نے اپنے ایک شاگرد کو جو نہایت ہی نیک مرد اور پارسا تھے (شاید شیخ نظام الدینؒ یا خواجہ قطب الدینؒ) دعا کے لئے فرمایا انہوں نے بہت دعا کی۔ مگر کچھ بھی اثر نہ پایا گیا۔ یہ دیکھکر انہوں نے ایک رات بہت دعا مانگی کہ اے میرے خدا اس شاگرد کو وہ درجہ عطا فرما۔ کہ اسکی دعائیں قبولیت کا درجہ پائیں اور صبح کیوقت انکو کہا کہ آج ہمنے تمہارے لیے یہ دعا مانگی ہے۔ یہ سنکر شاگرد کے دل میں بہت ہی رقت پیدا ہوئی اور اسنے اپنے دلمیں کہا کہ جب انہوں نے میرے لئے ایسی دعا کی ہے تو آؤ پہلے انہیں ہی شروع کرو اور انہوں نے اسقدر زور شور سے دعا مانگی کہ باوا غلام فرید کو شفا ہو گئی۔

دعا بارش سخت زور سے ہو رہی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ ہوتا تھا کہ بادل پھٹے۔ مکانوں کے گرنے کا سخت اندیشہ ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ بارشوں یا آندھیاں یا اور طوفانوں میں خدا سے دعا مانگنی چاہیے۔ کہ وہ ہمارے لئے اس عذاب میں کوئی بہتری کی ہی صورت پیدا کرے اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھے جو اس سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسی قوتوں میں دعا مانگا کرتے تھے اور جب بارش یا آندھی آتی تھی تو گھبرائے ہوئے معلوم ہوتے تھے اور کبھی اندر جاتے تھے اور کبھی باہر آتے تھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آگئی۔ گو قیامت کی بہت سی نشانیاں انکو بتائی گئی تھیں اور ابھی مسیح کی آمد کا بھی انتظار تھا مگر پھر بھی وہ خیال کرتے تھے کہ خدا بڑا بے نیاز ہی اسلئے سب کو چاہیئے۔ کہ اسکی بے نیازی سے ڈرتے رہیں اور ہمیشہ ایسی موقعوں پر خصوصیت سے دعا میں لگے رہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ مسیح۔ مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۲۵؁ھ مطابق ۴ اپریل ۱۹۰۷؁ء

خدا کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۷؁ء۔ "روشن نشان اور ہماری فتح" ❊ ۱۰ فروری ۱۹۰۷؁ء۔ "وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک" ❊ "ورفعنا لک ذکرک" ❊ ۱۱ فروری ۱۹۰۷؁ء۔ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے" ❊ ۷ مارچ ۱۹۰۷؁ء "ربنا افتح بیننا وبینھم" ❊ "اَعجبتم ان تموتوا" ❊ "لاہور میں ایک بے شرم ہے" ❊ "ویل لک ولافکک" ❊ "بلجت آیاتی تلک آیات ظہرت بعض خلف بعض"

ترجمہ۔ میرے نشان ظاہر ہوں گے ایک کے بعد دوسرا ظہور میں آئیگا۔ "ایک موسےٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا" ❊ "جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور دوزخ دکھلاؤں گا" ❊ قہری تجلّی ہوگی (یعنی دنیا میں قہری نشان ظاہر ہوں گے) "تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں" ❊ "میں تجھے روشن کرونگا اور تیرا برگزیدہ ہونا ظاہر کروں گا" ❊ "جو دعائیں آج رات قبول ہوئیں اُن میں سے قوت اور شوکت اسلام بھی ہے" ❊ "یہ سب تیرے لئے اور تیری خاطر سے ہے" ❊ سات مارچ سے پچیس[۲۵] دن" ❊ (یہ کسی نشان کے ظہور کی طرف اشارہ ہے) ❊ "تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا" ❊ "عام لوگوں کا قدم رسول کے قدم کو پامال نہیں کرسکتا" ❊ "ہمنے تیرا وہ بوجھ اتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو ہمنے بلند کر دیا اور مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر مجھے تیرا پاس نہ ہوتا تو میں اس جگہ کے تمام باشندوں کو ہلاک کر دیتا ❊ لاہور میں ایک بے شرم ہے لعنت اُس پر اور اس کے جھوٹھ پر ❊ وقت کو پلٹے قہر الٰہی کی تجلّی ہے ❊ لاکھوں آدمی تہ و بالا کر دونگا دشمن ہلاک ہوگیا آج مبارک دن ہے ❊ روشن نشان اور ہماری فتح" اے ازلی ابدی خدا۔ مجھے زندگی کا شربت پلا۔ ذلیل انسان کا بیڑا غرق ہو گیا ❊ تیری دعا قبول کی گئی ❊ جو لوگ تیری طرف توجہ نہیں کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے ❊ میں تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں خدا سچوں کے ساتھ ہے ❊ خدا اب تجھے ایک غیر معمولی عزت دیگا اور ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جاویں گے ❊ خدا کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ تجھے مشکلات میں ڈالے بلکہ وہ ہر ایک بات میں تیرے لئے سہولت پیدا کرے گا ❊ ایک آخری عید ہے جس میں تو بڑی فتح پائیگا ❊ خدا نے تیرے پر رحم کیا اور تجھے غالب کیا ❊ تو ابرار میں سے ہے ❊ تمام دنیا کے لئے ایک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ❊ تیری روح نے میری طرف پرواز کیا ❊ قہری تجلّی کے دن ہیں کچھ خاص لوگ مریں گے اور کچھ عام ❊ کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم پر موت آوے ❊ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی اور ریاست کابل میں پچاسی ہزار کے قریب آدمی مرے گا ❊

۲۸ مارچ ۱۹۰۷؁ء۔ ۱۔ "میرا دشمن ہو گیا ہن اُس دا کیہا خدا نال جا پیا" ❊ (تشریح) یعنے عنقریب میرا دشمن ہلاک ہوجائیگا اور پھر اس کا خدا سے معاملہ پڑیگا ۲۔ میرے دشمن ہلاک ہوگئے۔ ۳۔ ان اللّٰہ مع الابرار یعنی آئندہ عنقریب ہلاک ہوں گے۔ خدا نیکوں کے ساتھ ہو۔ ۴۔ کوئی درباری میرے حلقہ اطاعت سے گذرنے نہ پاوے کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہیگا (تشریح) یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے اور جو شخص اس حکم سے لاپرواہ ہے وہ سزا سے محفوظ نہیں رہیگا۔ ۵۔ سلطان عبد القادر۔ (تشریح) اس الہام میں میرا نام سلطان عبد القادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں رہیگا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر نہ اُٹھائیں یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ یہ فقرہ سیّد عبد القادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنے ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔ ۶۔ احل لہ الطیبات۔ قل ما فعلت الا ما امرنی اللّٰہ۔ (تشریح) اس سلطان عبد القادر کیلئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئیں جو پاک ہیں کہ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا۔ پھر بعد اس کے کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے۔ اور پھر الہام ہوا۔ کل مقابر الارض لا تقابل ھٰذہ الارض یعنے زمین ہند کے تمام قبرستان اس زمین سے مقابلہ نہیں کرسکتے یعنی اس زمین کو جو برکتیں دی گئیں وہ برکتیں تمام پنجاب اور ہندوستان میں کسی اور قبرستان کو نہیں دی گئیں ❊ پھر میں نے دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہوں اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اُس کی والدہ ہے اور مجھے خیال گزرتا ہے کہ مرزا غلام قادر مرحوم بھی (جو میرے بھائی ہیں) میرے ساتھ ہیں اور راہ میں اس قدر زنبور ہیں کہ ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیل رہے ہیں اور ایک میری ناف کے اندر بیٹھ گیا ہو اور پھر اُڑ گیا مگر کسی نے ضرر نہیں پہونچایا اور پھر ہم سب ایک مسجد میں داخل ہوگئے ہیں اور مسجد میں بھی کروڑہا زنبور ہیں مگر ہم ان کے شر سے محفوظ رہے ہیں ❊ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷؁ء ۱۔ اے ازلی ابدی خدا۔ مجھے زندگی کا شربت پلا۔ ۲۔ احق اللّٰہ امری ولا تنفکا من ھٰذہ المرحلۃ (ترجمہ) خدا نے میری بات کو سچا کر دیا۔ اور تم دونوں اس مرحلہ سے نہیں چھوٹو گے۔ ❊ ۳۔ دولتِ اعلام بذریعہ الہام بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا ❊ ۴۔ ھل نری جزاء الاحسان الا الاحسان (ترجمہ) نہیں دیکھتے ہم احسان کی جزا بجز احسان کے یکم اپریل ۱۹۰۷؁ء۔ لولا الاکرام لھلک المقام

اس میں ابتدائی حروف کچھ اور تھے جو یاد نہیں رہے۔ مگر مفہوم یہی تھا

مباہلہ کیواسطے

مولوی ثناءاللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعودؑ کے حکم سے لکھا گیا)

مولوی فاضل ابو الوفا ثناءاللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث نمبر ۲۱ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف "قادیان کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں:-

"ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کہانے کو طیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا ہم حلفیہ کہدیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔ مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر طیار ہے جہاں تم ایک زمانہ میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرادو اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا"

اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناءاللہ حضرت مسیح موعودؑ مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالےٰ کی قسم کہانے کو طیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔

اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناءاللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔ وہ بے شک قسم کہا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔ اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں۔ خدا سے مانگیں لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناءاللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کرکے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس ۲۰ پچیس ۲۵ روز تک انشاءاللہ وہ کتاب شائع ہو جاویگی۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو ۲۰۰ سے سوا اس میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناءاللہ کو بھیج دی جاوے گی اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا۔ جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناءاللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کہاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناءاللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمدؑ کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں ان اشتہارات کے شائع ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دے گا اور صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے۔ کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناءاللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالےٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناءاللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کاذب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے۔ معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہو سکتا۔ مولوی ثناءاللہ جو چاہے اپنے لئے اپنے کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنے مصالح آپ سمجھتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے چاؤ پورے کرے۔ فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں۔ البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اگر مولوی ثناءاللہ نے کوئی حیلہ جوئی کرکے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال لیا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کرے گا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کرے گا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں۔ خدا تعالےٰ نے ان پر عذاب تو نازل کرکے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ دیکھو سورۂ انفال رکوع ۴۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ اور دراصل مولوی ثناءاللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علے وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اسے تو مناسب ہے، کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقع نہ دے اور وہ منظور کرکے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اس کو بغرض مباہلہ بھیجدیں اور ساتھ ہی لکھدے کہ کتاب کے پہونچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھے گا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ میں اعلان کرے کہ میں قسم کہاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنت اللہ علے الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ

مجھے لادے۔

امید ہے کہ اب مولوی ثناءاللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر یا بٹالہ میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے بمراد حصول شہرت پیش کی ہے۔ اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جاوے گی کیونکہ اشتہار کے اندرج مباہلہ ہوگا وہ تمام دنیا میں شائع ہو جائے گا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناءاللہ صاحب کا نام پہنچ جاوے گا اس زمانہ میں بہ سبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اس وقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولدالزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اس نے خود ہی کیا اور پھر اس کے مریدوں نے اس کو تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ و خراب حالت میں مرگیا۔ وہ امریکہ میں تھا۔ اور حضرت اقدس قادیان میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں۔ امرتسر میں ہو یا قادیان میں۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناءاللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑیں گے اور حقیقت الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شائع کردیں گے۔

مولوی صاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید ہے۔ امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرتسر آنا مولوی ثناءاللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اس وقت مولوی ثناءاللہ کے اہل وطن سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہیں کیا مولوی ثناءاللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو ان کی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو جہلاء کا مقابلہ نہ کرسکیگی مولوی ثناءاللہ خوب جانتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج تھی۔ لیکن مولوی ثناءاللہ کو یاد ہوگا۔ کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کرکے اپنی فطرت کا اظہار دیا۔ کیا اس شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر آپ نے امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی۔ تو پھر کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس بات پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہوکر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپکا زاد راہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا۔ کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناءاللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسمیہ ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمدؐ کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناءاللہ پسند کرے تو جب چاہے وہ آسکتا ہے۔ البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے۔ اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ وار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑوں کے ہے اور ہماری تابع ہے ان لوگوں کی طرح درندہ طبع نہیں جن کا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا۔

ڈوئی والی پیشگوئی کے متعلق بھی مولوی ثناءاللہ صاحب نے ایک نوٹ دیا ہے اور لکھا ہے کہ اصل پیشگوئی کے الفاظ معہ تاریخ کے ظاہر کرو۔ ع

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

اس کے جواب میں اتنا کہنا کافی ہے کہ ڈوئی کے متعلق عنقریب ایک مفصل اشتہار نکلیگا۔ اس میں سب کچھ درج ہوگا لیکن اب جبکہ آپ نے خود ہی خدا کے ساتھ لیکھا ڈالنے کی نیت کرلی ہے تو اب ڈوئی کو آپ کیا کہتے ہیں جب تن بیتی آپکو ملجائیگی تو جگ بیتیوں کے سننے کا کیا فائدہ۔

حضرت مسیح موعود کا حکم

طاعون زدہ علاقوں کے احمدیوں کیواسطے

یکم اپریل ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضرت اقدس بمعہ خدام باہر سیر کے واسطے تشریف لے گئے راستہ میں عاجز راقم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اخبار میں چھاپ دو اور سب کو اطلاع کر دو کہ یہ دن خدا تعالےٰ کے غضب کے دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے۔ کہ غضبت غضباً شدیداً۔ آج کل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے اور چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ میں اپنی جماعت کے واسطے خدا تعالےٰ سے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔ مگر قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔ دیکھو حضرت نوح کا طوفان سب پر پڑا۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوح کا دعویٰ اور اس کے دلائل کیا ہیں۔ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔ کافر جہنم کو گیا اور مسلمان شہید کہلایا۔ ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ ہم خدا تعالےٰ کے حضور دعا میں مصروف ہیں۔ کہ وہ ان میں اور غیروں میں تمیز قائم رکھے لیکن جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جاوے سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو۔ اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق عباد کو ادا کرو۔ اور اعمال صالحہ کو پورا کرو۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا کے حضور رو کر دعا نہ کی ہو۔ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں اس کو خالی کر دو۔ اور جس محلہ میں طاعون ہو۔

اس محلہ سے نکل جاؤ۔ اور کسی کھلے میدان مین جاکر ڈیرا لگاؤ جو تم مین سے بتقدیر آلہی طاعون مین مبتلا ہو جاوے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے اس کی مدد کرو اور اس کے علاج معالجہ مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنے نہین کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑون سے متاثر ہو جاؤ۔ بلکہ اس اثر سے بچو۔ اسے کھلے مکان مین رکھو اور جو خدانخواستہ اس بیماری سے مرجاوے وہ شہید ہے اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہین اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے اس کے وہی کپڑے رہنے دو۔ اور ہوسکے تو ایک سفید چادر اس پہ ڈالدو بعد چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم مین زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اس واسطے سب لوگ اس کے اردگرد جمع نہ ہون حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چارپائی کو اٹھائین اور باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر جنازہ پڑھین۔ جنازہ ایک دعا ہے اور اس کے واسطے ضروری نہین کہ انسان میت کے سر پہ کھڑا ہو۔ جہان قبرستان دور ہو۔ مثلاً لاہور مین سامان ہوسکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میت کو لاد کر لیجاوین اور میت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جاوے۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔

اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہین برا کہین گے وہ پہلے کب تمہین اچھا کہتے ہین یہ سب باتین شریعت کے مطابق ہین اور تم دیکھہ لوگے کہ آخرکار وہ لوگ جو تم پر ہنسی کرین گے خود بھی ان باتون مین تمہاری پیروی کرین گے۔

مکرر آ یہ بہت تاکید ہے کہ جو مکان تنگ اور تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آسکے اس کو بلا توقف چھوڑ دو کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے گو کوئی چوہا بھی اس مین نہ مرا ہو۔ اور حتے المقدور مکانون کی چھتون پر رہو۔ نیچے کے مکان سے پرہیز کرو اور اپنے کپڑون کو صفائی سے رکھو نالیان صاف کراتے رہو سب سے مقدم یہ کہ اپنے دلون کو بھی صاف کرو اور خدا کے ساتھہ پوری صلح کرلو۔

• حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" تمام دوست مرد اور عورت جو مقدرت رکھتے ہین ایک ایک جلد خرید فرماوین اور نیز آریون کے درمیان مفت تقسیم کرنے کے

المفتی

۵۴ معالجہ و ہمدردی۔ سوال ہوا کہ طاعون کا اثر ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔ ایسی صورت مین طبیب کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ طبیب اور ڈاکٹر کو چاہیئے کہ علاج معالجہ کرے اور ہمدردی دکھلائے لیکن اپنا بچاؤ رکھے۔ بیمار کے بہت قریب جانا اور مکان کے اندر جانا اس کے واسطے ضروری نہین ہے۔ وہ حال معلوم کرکے مشورہ دے۔ ایسا ہی خدمت کرنے والون کیواسطے بھی ضروری ہے کہ اپنا بچاؤ بھی رکھین اور بیمار کی ہمدردی بھی کرین۔

۵۵ غسل میّت۔ سوال ہوا کہ طاعون زدہ کے غسل کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ مومن طاعون سے مرتا ہے تو وہ شہید ہے شہید کے واسطے غسل کی ضرورت نہین۔

۵۶۔ کفن۔ سوال ہوا کہ اس کو کفن پہنایا جائے یا نہین۔ فرمایا۔ شہید کے واسطے کفن کی ضرورت نہین۔ وہ انہین کپڑون مین دفن کیا جاوے۔ ہان اس پہ ایک سفید چادر ڈالدی جائے۔ تو حرج نہین

۵۷ اسم اعظم۔ ایک شخص کا سوال حضرت اقدس کی خدمت مین پیش ہوا کہ قرآن شریف مین اسم اعظم کون سا لفظ ہے۔ فرمایا۔ اسم اعظم اللہ ہے۔

۵۸۔ خواب کا پورا کرنا۔ ایک دوست نے حضرت کی خدمت مین اپنی بیوی کا خواب لکھا "کہ کسی شخص نے خواب مین میری بیوی کو کہا کہ تمہارے بیٹے پر بڑا بوجھ ہے۔ اس پر سے صدقہ اتارو اور ایسا کرو کہ چنے بھگو کر مٹی کے برتن مین رکھہ کر اور لڑکے کے بدن کا کرتہ اتار کر اس مین باندھہ کر رات سوتے وقت سرہانے چارپائی کے نیچے رکھدو۔ اور ساتھہ چراغ جلادو۔ صبح کسی غیر کے ہاتھہ اٹھوا کر چوراہے مین رکھدو" یہ خواب لکھہ کر حضرت سے دریافت کیا کہ کیا جائز ہے کہ ہم خواب اسی طرح سے پورا کرلین۔

جواب مین حضرت نے تحریر فرمایا۔ کہ جائز ہے کہ اس طرح سے کرین اور خواب کو پورا کرلین۔

۵۹ دعا مین صیغہ واحد کو جمع کرنا۔ ایک دوست کا سوال حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ مین ایک مسجد مین امام ہون بعض دعائین جو صیغہ واحد متکلم مین ہوتی ہین یعنے انسان کے اپنے واسطے ہی ہوسکتی ہین۔ مین چاہتا ہون کہ ان کو صیغہ جمع مین پڑھ کر مقتدیون کو بھی اپنی دعا مین شامل کر لیا کرون۔ اس مین کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ جو دعائین قرآن شریف مین ہین ان مین کوئی تغییر جائز نہین۔ کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ وہ جس طرح قرآن شریف مین ہے۔ اسی طرح پڑھنا چاہیئے۔ ہان حدیث مین جو دعائین آئی ہین ان کے متعلق اختیار ہے کہ صیغہ واحد کی بجائے صیغہ جمع پڑھ لیا کرین۔

ایک تعجب انگیز آتشی شعلہ ۳۱ مارچ کی شام کو قریب پانچ بجے شمال مشرق سے شمال مغرب کے رخ کو جاتا ہوا زمین پر گرتا ہوا معلوم ہوا اور دہوان بن کر اوپر کو اٹھا۔ قادیان کے بعض لوگون نے خیال کیا کہ باہر کھیت مین گرا ہے مگر زمین پہ پڑا کچھ نہ پایا گیا۔ سرہند اور جہلم اور دیگر بہت سے مقامات سے خبر آئی ہے۔ کہ وہان بھی ایسا ہی ہوا۔ مفصل حال آئندہ لکھا جاوے گا۔ جہان کہین کسی نے یہ شعلہ دیکھا ہو مفصل کیفیت سے اطلاع دین۔

---

۴ اپریل کے ہولناک زلزلے کی یادگار

۴ - اپریل کی صبح کس کو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

یہ پیشگوئی

جس کتاب مین تھی ہم اس کے لئے ایک خاص رعائت کرتے ہین۔ ایسی رعائت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ڈمٹی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم
غیر مجلد اصل قیمت ۵ رعایتی ۱/۸ مجلد ۱۱ زیادہ
در ثمین مجلد ۶ غیر مجلد ۴
۴۔ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستین آئینگی ان کی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابین

محمد علی اشرف امتحان انٹرنس مین کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

ڈائری

القول الطیّب

صدقۂ جاریہ ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۶ء قبل نماز ظہر۔ ایک شخص کا خط حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ انسان اپنی زندگی میں کس طرح کا صدقہ جاریہ چھوڑ جائے کہ مرنے کے بعد قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے۔ فرمایا۔ کہ قیامت تک کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہر ایک عمل انسان کا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے آثار دنیا میں قائم رہیں وہ اس کیواسطے موجب ثواب ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کا بیٹا ہو اور وہ اُسے دین سکھلائے اور دین کا خادم بنائے تو یہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے۔ جس کا ثواب اس کو ملتا رہیگا۔ اعمال نیت پر موقوف ہیں ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور سے کیا جاوے کہ اس کے بعد قائم رہے وہ اس کیواسطے صدقہ جاریہ ہے۔

اپنے آپ کو مارو ذکر ہوا کہ اس سال طاعون بہت پھیل رہی ہے اور پچھلے سالوں کی طرح صرف عام لوگ گرفتار نہیں ہوتے بلکہ خواص اور بڑے بڑے امیر ہلاک ہو رہے ہیں جیسا کہ اخباروں میں درج ہو رہا ہے۔ فرمایا۔ باوجود اس سختی کے جو طاعون کے سبب وارد ہو رہی ہے لوگ اس طرف اب تک نہیں آتے کہ دنیوی حیلے تو سب فضول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیئے بلکہ ابھی تک لوگ یہی تجاویز پیش کرتے ہیں کہ چوہوں کو مارو اور پسوؤں کو مارو لیکن جب تک اپنے آپ کو مارنے کی طرف متوجہ نہ ہوں گے وہ کبھی نجات نہ پائیں گے۔

نقلی فقیر کی عزت ذکر تھا کہ جو لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے عباد نہیں ہیں لیکن ریاء کے طور پر یا غلط راہ پر چل کر لمبی عبادتیں کرتے ہیں ان کو بھی کچھ کچھ ظاہری مقبولیت اور فوائد حاصل ہو ہی جاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ چونکہ ایک محنت شاقہ اُٹھاتے ہیں اس کا عوض کچھ نہ کچھ ان کو دیدیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک گبر چالیس سال تک ایک جگہ آگ پر بیٹھا رہا۔ اور اس کی پرستش میں مصروف رہا۔ چالیس سال کے بعد جب وہ اُٹھا تو لوگ اس کے پاؤں کی مٹی آنکھ میں ڈالتے تھے تو ان کی آنکھ کی بیماری اچھی ہو جاتی تھی۔ اس بات کو دیکھ کر ایک صوفی گھبرایا اور اس نے سوچا کہ جھوٹے کو یہ کرامت کس طرح سے مل گئی اور وہ اپنی حالت میں مذبذب ہو گیا اس پر ہاتف کی آواز اُسے پہونچی۔ جس نے کہا کہ تو کیوں گھبراتا ہے سوچ کہ جب جھوٹے اور گمراہ کی محنت کو خدا تعالےٰ نے ضائع نہیں کیا تو جو سچا اس کی طرف جائیگا اس کا کیا درجہ ہوگا اور اس کو کس قدر انعام ملیگا۔ تم اس زمانہ میں نہیں دیکھتے کہ پادری لوگ باوجود جھوٹے ہونے کے اپنی محنت کے سبب ۴۰ کروڑ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔

کیا ڈوئی آسمان پر گیا ہے فرمایا۔ آج علی گڈھ سے ماسٹر محمد دین صاحب کا خط آیا ہے انہوں نے خوب لطیفہ لکھا ہے کہ مصر کے اخباروں میں بھی ڈوئی کے مرنے کی خبریں لکھی ہیں ایک عربی اخبار تو لکھتا ہے کہ مَاتَ ڈوئی۔ اور دوسرا لکھتا ہے کہ تُوُفِّیَ ڈوئی۔ آپس میں تو انہوں نے فیصلہ کر دیا کہ توفی کے معنے مات کے ہیں لیکن ہمارے مولوی کہیں عربی اخباروں کو پڑھ کر اس جگہ بھی یہ معنے نہ کریں کہ ڈوئی مرا نہیں۔ آسمان پر چلا گیا ہے۔

حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۳۱ر مارچ ۱۹۰۶ء صبح نو بجے کے قریب حضرت اقدس بمعہ خدام سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی لڑکی کے فوت ہو جانے کا ذکر تھا۔ فرمایا اُن کے خطوط اور تاریں آئی تھیں اور میں نے ان کے واسطے دعا کی تھی۔ وہ ہماری جماعت کے مخلص اور بڑی خدمت کرنیوالے ہیں ان کی لڑکی کے متعلق بہت دن پہلے الہام ہو چکا تھا کہ لاہور سے افسوسناک خبر آئی۔ ہمیں تو بہت فکر تھا کہ اس سے کیا مراد ہے اور اس وقت ایک آدمی بھی لاہور بھیجا تھا۔ اچھا خدا کرے کہ اب اتنے پر ہی اکتفا ہو۔

ایک حکم لاہور میں بیماری کا ذکر تھا کہ بہت پھیلتی جاتی ہے اور قریباً ہر محلہ میں اس کا اثر ہے۔ فرمایا یہ ہمارا حکم ہے بہتر ہے کہ لاہور کے دوست اشتہار دیدیں کہ جس گھر میں چوہے مریں اور جس کے قریب بیماری ہو فوراً وہ مکان چھوڑ دینا چاہیئے اور شہر کے باہر کسی کھلے مکان میں چلا جانا چاہیئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ ظاہری اسباب کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئیے۔ گندے اور تنگ و تاریک مکانوں میں رہنا تو ویسے بھی منع ہے خواہ طاعون ہو یا نہ ہو۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کا حکم ہے۔ ہر ایک پلیدی سے پرہیز رکھنا چاہیئے کپڑے صاف ہوں جگہ ستھری ہو۔ بدن پاک رکھا جائے۔ یہ ضروری باتیں ہیں اور دعا اور استغفار میں مصروف رہنا چاہیئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی طاعون ہوئی تھی ایک جگہ مسلمانوں کی فوج گئی ہوئی تھی وہاں سخت طاعون پڑی جب مدینہ شریف میں امیر المومنین کے پاس خبر پہونچی تو آپ نے حکم لکھ بھیجا کہ فوراً اس جگہ کو چھوڑ دو اور کسی اونچے پہاڑ پر چلے جاؤ۔ چنانچہ اس سے محفوظ ہو گئی اس وقت ایک شخص نے اعتراض بھی کیا کہ کیا آپ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں۔ فرمایا میں ایک تقدیر خداوندی سے دوسری تقدیر خداوندی کی طرف بھاگتا ہوں وہ کون سا امر ہے جو خدا تعالیٰ کی تقدیر سے باہر ہے۔

طاعون سے بچانیکے دو وعدے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے دو وعدے اپنی وحی کے ذریعہ سے کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اس گھر کے رہنے والوں کو طاعون سے بچائے گا جیسا کہ اس نے فرمایا ہے کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار۔ دوسرا وعدہ اس کا ہماری جماعت کے متعلق ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ترجمہ جن لوگوں نے مان لیا ہے اور اپنے ایمان کے ساتھ کسی ظلم کو نہ ملایا ایسے لوگوں کے واسطے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ جماعت کے وہ لوگ بچائے جائیں گے۔ جو پورے طور سے ہماری ہدایتوں پر عمل کریں اور اپنے اندرونی عیوب اور اپنی غلطیوں کی میل کو دور کر دیں گے اور نفس کی بدی کی طرف نہ جھکیں گے۔ بہت سے لوگ بیعت کر کر جاتے ہیں مگر اپنے اعمال درست نہیں کرتے۔ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کیا بنتا ہے۔ خدا تو دلوں کے حالات سے واقف ہے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبارہ
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین فرید آبادی ۔ امرتسر)

تھانیسری راہب اب کہاں ہے؟

شخص مندرجہ عنوان مدت سے مفقود الخبر ہے۔ اُس نے مرتد ہو کر حضرت امام الزمان علیہ السلام کے خلاف جو بکواسین بذریعہ پیسہ اخبار لاہور و اہلحدیث امرت سر بکی تھین اُن سے اور نیز اُن تفصیلی حالات سے جو اس کے متعلق خاکسار راقم نے اخبار بدر مین شائع کئے تھے اُمید ہے کہ معزز ناظرین کو آگاہی ہو گی اب کچھ دنون سے میرے دل مین خود بخود یہ سوال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ آجکل یہ شخص کہاں ہے اور کیون گونگے کا گڑ کہائے بیٹھا ہے۔ جس شد و مد کے ساتھ اس کم نصیب تھانیسری نے امام وقت (ع م) کی تکذیب کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ اس کا مقتضاء تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اپنے زعم باطل کے مطابق برابر زور شور سے حق تبلیغ ادا کئے جاتا۔ تاوقتیکہ خداے غیور و قدیر صادق و کاذب کے درمیان کھلا کھلا فیصلہ نہ کر دے۔ تبلیغ کا لفظ مین نے اس کے لئے زیادہ تر بدین خیال استعمال کیا ہے کہ یہ بدبخت دشمن حق نہ صرف حضور مہدی معہود و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعاوی اور ان کی تعلیمات وغیرہ کو دہوکہ۔ فریب۔ دوکانداری و دنیا سازی قرار دیتا ہے بلکہ علاوہ ازین اُس نے پیسہ اخبار مین ایک بار اس امر کا بھی اعلان کیا تھا۔ کہ خلیفہ وقت دراصل مین ہون اور ضرورت حقہ کے موافق منجانب اللہ مامور ہوا ہون۔ پس ایسے عظیم الشان دعوے کے مناسب حال تو یہ تھا کہ مدعی تادم آخر تبلیغ حق کرتا رہتا اگر وہ واقعی حق پر تھا۔ یا کم از کم پبلک کو اپنی حیات و موجودگی سے ہی مطلع کرتا رہے تاکہ بصورت صداقت لوگ اس کی ذات سے موعودہ فیوض و فوائد حاصل کر سکین۔ یعنی اصلاح خلق ہوتی رہے جو کسی مامور من اللہ کی بعثت کا منشاء زندگی یا مشن ہو سکتا ہے یا بصورت دیگر خلائق کو یہ پتہ لگ سکنے کا موقعہ حاصل رہے کہ آیا اس کا اور اس کے دعاوی کا انجام کار کیا ہوتا ہے۔؟

ہر چند تھانیسری بیچارہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بالمقابل کوئی چیز نہ تھا۔ چنانچہ مین نے سنا ہے کہ حضرت ممدوح نے اس کی محولہ بالا تحریرات شائع ہونے کے بعد یہ فرما بھی دیا تھا کہ ایسی خرافات اس قابل نہین کہ ان پر التفات اور اپنی تضیع اوقات کی جاوے تاہم چونکہ اس کی مخالفت و تکذیب اس کے زعم مین مکالمۂ الٰہی کی بناء پر تھی۔ اس واسطے میرے دل مین خود بخود بار بار یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ایسے مدعیون کے دعاوی و ہفوات کا بالآخر کیا کچھ حشر ہوا۔ اگرچہ ہمین تو اپنی جگہ پر ایسے لوگون کا مآل کار پہلے ہی کم و بیش معلوم ہوتا ہے۔ یعنی مفتری اور مکذب صادق کبھی فلاح نہین پا سکتا کیونکہ بموجب ارشاد خداوندی اس سے بڑھکر ظالم کوئی نہین۔ تاہم دیگر پبلک کو تو یہ دیکھنے کا موقعہ ملے کہ ایسے بدقسمت مرتدون اور مخالفین حق کے الہام یا دساوس خدا تعالیٰ کی جانب سے نہین بلکہ گمراہی و ہلاکت کے گڑھے مین دھکیلنے والے شیطان ملعون کی طرف سے ہوتے ہین جنہین یہ خود فراموش بوالہوس خوشی خوشی مکالمۂ الٰہی سمجھ بیٹھتے ہین۔ نہین جانتے کہ یہ مقام نہایت نازک ہے اچھے اچھے عارف باللہ بھی اس جگہ طرح طرح سے آزمائے جاتے ہین اور جب تک ابتلاؤن مین پڑکر امتحان میں پورے نہ اُتر لین معارف الٰہیات اور روحانی درجات ہرگز ان کو عطا نہین ہوتے۔ سنت اللہ سے بےخبری اور دعوائے خلافت یا امامت!

العجب ثم العجب!!

ان جھوٹے مدعیون سے بھی زیادہ افسوسناک اور تعجب خیز حالت ان اخبارون کی ہے جو مسلمانون کے کہلاتے ہین یا نام نہاد مسلمان ایڈیٹرون کے ہاتھ مین سمجھے جاتے ہین لیکن اس برائے نام ہی مسلمانی کا بھی ذرا پاس حمیت و غیرت نہ کر کے بلا تکلف و تامل ان کی مفتریانہ لغویات بطیب خاطر اپنے پرچون مین درج کر دیتے ہین۔ میرے نزدیک بلکہ اصل مین ان کی یہ بے حمیتی اور بے غیرتی جو وہ دین حق کے ایسے اہم ترین معاملات مین دکھلاتے ہین ایک آسمانی لعنت ہے جو صادق کی تکذیب و مخالفت کے سبب ان پر پڑتی ہے ورنہ اس کے کیا معنے کہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود جیسے عظیم الشان اور جلیل القدر انسان کے دعاوی کو بھی جس کی تائید و تصدیق مین خدا تعالیٰ ہزارون نشان مثل بارش برسا رہا ہے ان کے دل قبول نہین کر سکتے اور دوسری طرف تھانیسری جیسے آوارہ و ناکارہ اور گمنام اور کس مپرس لوگون کا دعویٰ خلافت و امامت ان کے نزدیک قابل پذیرائی ٹھہر جاتا ہے اگر یہ کہا جائے۔ کہ ان کے دعوٰون کو بھی یہ اخبار نویس صحیح تو نہین مانتے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ہر کس و ناکس کے جھوٹے سچے دعوے شائع کر دینا ان کے مشرب مین روا ہے۔ تو اس کے صریحاً یہ معنے ہوئے۔ کہ سلسلہ الہام۔ مکالمۂ الٰہی خلافت و امامت کو انہون نے لغو ڈھکوسلے اور بچون کا کھیل سمجھ رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے دلون مین ایسی باتون سے متعلق دینی غیرت اور اسلامی حمیت کا ذرا احساس پیدا نہین ہوتا۔ یہی ثابت کرنا ہمارا مدعا تھا اور اسی لئے ہم سمجھتے ہین کہ ان دنیا کے کیڑون کی مخالفت ہمارے آفتاب صداقت کے آسمانی انوار کو ذرا بھی مدہم نہین کر سکتی۔ ہم تو جب سمجھتے کہ ان کے دلون مین کچھ بھی اسلامی غیرت ہے جبکہ یہ ان مفتریون کو بھی کم از کم اتنی ہی سنجیدگی و معقولیت سے جھڑک دیا کرتے جتنی سبکسری و نامعقولیت کے ساتھ ہمارے امام علیہ السلام کی ہر ایک بات کو کمال بیتابی کا رہی جھٹلانے لگتے ہین گویا کہ اسلام کے اہم ترین مسائل اور حضرت سرور کائنات (علیہ الصلوۃ والسلام) کے ارشادات دربارہ مسیح موعود و مہدی مسعود کا استہزاء اڑانا ان کے مذہب مین معمولی بات ہے۔ خدا اپنا پناہ مین رکھے ایسی بے دینی اور گستاخی سے!

ہم عبد العزیز تھانیسری کو زور کے ساتھ چیلنج کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کے حمائتی اخبارون کو بھی اسلامی غیرت کا واسطہ دیکر توجہ دلاتے ہین کہ جب تک حق و باطل کا فیصلہ نہ ہو جاوے اُنہین چاہیئے کہ اخباری دنیا سے رُو پوش ہو کر نہ بیٹھین اور یہ اخبار والے "قومی لیڈر" بھی خاص اہتمام کے ساتھ اس مفتری علی اللہ کے حالات و خیالات کی برابر خبر رکھین اور پبلک کو ان سے آگاہ کرتے رہین کیونکہ اس کا انجام دو حال سے خالی نہین۔ یا تو یہ شخص سچا خلیفۂ وقت اور امام الزمان نکلے۔ جیسا کہ پیسہ اخبار و اہل حدیث وغیرہ کے ایڈیٹرون نے سمجھا ہو گا (ورنہ ضرور اسے ایسی جرأت بے جا پر ملامت کر کے اس کی تحریر و الہام کو چھاپنے مین

تامل کرتے) اور اس صورت میں بس ضروری ہو گیا کہ لیڈران قوم میں سے بعض بُرد دار اشخاص شروع ہی سے اس کی سچائی کے گواہ ہوں تاکہ دیگر خلق اللہ کو اس پر ایمان لانے میں دقت پیش نہ آئے اور اُمت مرحومہ سخت ابتلا میں نہ پڑے۔ یا جیسا کہ ہمارا خیال ہے یہ اور اس قسم کے تمام مخالفین مسیح موعود بالیقین کاذب مفتری اور دشمنان دین حق ہیں اور اسی لئے بصورت عدم رجوع الی الحق ان کا انجام جلدی یا بدیر ویسا ہی حسرت خیز و عبرت انگیز ہو کر رہیگا جیسا کہ ڈوئی مشہور امریکن مفتری یا چراغ الدین جمونی وغیرہ وغیرہ اعداء اللہ کا ہے تمام اخبار والے گویا اپنی آنکھوں دیکھ چکے ہیں اور پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے۔ ہمارا روئے سخن خاص کر اس وقت تھانیسری راہب کی طرف ہے۔ اگر اس نے بعد ازیں اپنی موجودگی کا ثبوت نہ دیا اور نہ وہ اپنی گذشتہ حرکت سے تائب ہوا تو ہم یہ سمجھنے کے حقدار ہوں گے کہ وہ بھی اپنے کیفر کردار کو پہونچ کر خائب و خاسر ہو گیا اور حضرت اقدس کی صداقت پر اپنی نامرادی و ہلاکت سے ایک اور مہر لگا گیا۔ فقط۔

ایک اور مدعی

فتح آباد ضلع امرتسر میں محمد امیر چشتی صابری نام ایک اور صاحب سنے جاتے ہیں۔ جنہوں نے پچھلے دنوں بذریعہ اشتہار مطبوعہ اپنی خلافت و ماموریت کا اعلان کیا تھا خدا جانے اب یہ حضرت کس حال میں ہیں۔ ہمنے ان کا دوسرا اشتہار بامعان نظر دیکھا تھا جس میں انہوں نے کسی ہزاروی مولوی کی "پردہ دری" پر خوب ہی زور قلم دکھایا ہے جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے ان چشتی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے کہیں تعرض نہیں کیا بلکہ آپ کا ذکر خیر تک زبان قلم نہیں لائے۔ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے اس مسلک کی وجہ اصلی کیا ہے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دعوے میں بڑے زور شور اور تحدی سے منکرین کو للکارا ہے اور قال اللہ اور قال الرسول سے اپنے کلام کو زینت دے کر بعض بعض مقامات پر بالکل حضرت اقدس کے کلمات طیبات اور طرز تحریر کی نقل اتاری ہے تو خواہ مخواہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان کا دعوے نرا مذاق نہیں بلکہ وہ غالباً سنجیدگی سے اپنی مزعومات پر مُصر ہیں تو اس صورت میں یہ سوال نہایت اہم اور توجہ طلب ہے کہ آیا وہ حضرت اقدس کے علاوہ اپنی خلافت کو بھی ویسا ہی ضروری و مہتم بالشان سمجھتے ہیں یا محض اپنی ہی ذات والا صفات کو امام موعود قرار دے کر گویا بالواسطہ طور پر حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا انکار کرتے ہیں ہمارا اپنا خیال تو یہ ہے کہ ہم انشاء اللہ بشرط ضرورت کافی و شافی ثبوت بھی دینگے کہ چشتی صاحب کی تمام بیہودہ گپیں مضحکہ خیز بازیچۂ اطفال ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی حرکات بمقابل حضرت مسیح موعود قابل التفات نہیں لیکن ان کے عبرتناک حالات و خیالات کو پبلک روشنی میں لانے سے ہمارا صرف یہ منشا ہے کہ عوام اہل اسلام جو تیس یا کتنے کاذب مدعیان خلافت کے قائل و منتظر ہیں اور صادق کی ابھی ضرورت ہی نہیں سمجھتے وہ بر بنائے واقعات ذرا مطلع رہیں کہ مفترین اور کاذبین کا انجام کیا ہوتا ہے اور دیگر اقطاع عالم تو بجائے خود رہے۔ اس سرزمین ہند ہی میں اب تک ایسے جھوٹے مدعی کتنے اور کون کون ہو چکے ہیں؟

ہمیں ان چشتی صاحب کی نسبت کئی باتیں بڑی دلچسپ و نتیجہ خیز معلوم ہیں جن پر ہم آیندہ قلم اٹھائیں گے اگر اس تحریر کی اشاعت کے بعد یہ پتہ لگا کہ آپ ابھی خیر سے زندہ سلامت ہیں اور ساتھ ہی اپنے دعوائے خلافت پر بھی قائم ہیں اور اگر وہ شاید کسی وجہ سے ہمارے مخاطب نہ رہے ہوں تو پھر اہل بصیرت خود ہی سمجھ لیں گے کہ خدائے حکیم و علیم کی غیرت مفترین کو اتنی طویل مہلت دے کر فلاح و فروغ پانے نہیں دیتی کہ صادقوں کی صداقت بھی معرض اشتباہ میں پڑ جائے۔

سیاح بلاد اسلامیہ کی نئی تہذیب

حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری اپنے سفر قسطنطنیہ سے لوٹ کر وطن مالوف میں آ گئے ہیں۔

۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو جب آپ گذر مال بازار سے ہو کر از راہ عنایت رفیق ایجنسی کی دکان پر بھی چند منٹ کے لئے ٹھہر گئے خواہ وہ از خود ٹھہرے یا مجھے اہل ملاقات سمجھ کر ٹھہرے۔ میں بہر حال ان کا مشکور ہوں لیکن ان کی ایک بات کا مجھ کو دیر تک افسوس رہا جس کا ذکر ناظرین اخبار کے لئے بھی خالی از دلچسپی نہ ہو گا وہ بات یہ ہے کہ میں نے کسی اخبار میں ایک ایسی خبر دیکھی تھی جس سے یہ شبہ پڑتا تھا کہ شاید اس دفعہ کی سیاحت میں آپ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہو آئے ہیں۔ میں نے بلاکسی اور خیال کے سادہ طریق پر خود انہی سے یہ شبہ رفع کرنا چاہا تو افسوس اور تعجب ہے کہ بجائے متانت و معقولیت سے میرے سوال کا جواب دینے کے آپنے حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور ڈاکٹر عبد الحکیم کے ارتداد کا قصہ چھیڑ دیا جو میرے سوال سے بالکل غیر متعلق تھا اور ساتھ ہی ضمناً یہ بھی کہا کہ میں تو تمام کلمہ گویوں کو مسلمان سمجھتا ہوں مگر تمہارے مرزا صاحب ہم لوگوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ اس پر میں نے پوچھا کہ پہلے حضرت مرزا صاحب نے انہیں دائرہ اسلام سے باہر قرار دیا کہ خود انہوں نے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے لگائے؟ افسوس مجھے اس کا کوئی جواب شافی نہ ملا اور اسی لئے میں اب پھر بذریعہ اس تحریر کے ان سے اس بات کا جواب چاہتا ہوں نیز یہ پوچھتا ہوں کہ آیا آپکے نزدیک مرزا صاحب اور انکی جماعت بھی مسلمان ہے؟ اگر ہے تو مرزا صاحب کے مہتم بالشان دعاوی و نشانات کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر ان دعاوی میں آپ مرزا صاحب کو سچا نہیں سمجھتے تو کیا آپکے خیال سے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی وقت میں کوئی شخص اتنا بڑا مفتری بھی ہو اور پھر مسلمان کہلانے کا بھی حقدار سمجھا جائے اپنا علیحدہ احمدی نام تجویز کرنے کی نسبت آپکا جو اعتراض ہے تو آپ امام ہو کر اس کی اصلیت ہم آپ کو انشاء اللہ پھر سمجھا دیں گے سردست آپ سے اتنی ہی عرض ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنا عقیدہ اور پوزیشن صاف کریں کہ اس کے امام علیہ السلام کے پرشوکت نشانات اور پرتحدی دعاوی کے منکر ہو کر بھی آپ انہیں کس طرح مسلمان سمجھتے ہیں؟ اور اگر آپ اس انکار میں بوجوہ معقول حق پر ہیں تو ایں نامبردی شہرت جو آپ کو سیاحت بلاد اسلامیہ سے حاصل ہو گئی ہے آپکا فرض ہونا چاہئے کہ اس بارہ میں حتی الوسع حجت تمام کر کے اپنی قوم پر احسان فرمائیں تاکہ خدائے غیور بھی اپنی بارگاہ میں آخری فیصلہ دیکر حق و باطل کو صاف طور پر الگ الگ دکھائے۔ میں نے اس مختصر نوٹ کا عنوان "سیاح بلاد اسلامیہ کی نئی تہذیب" بدیں رعایت رکھا ہے کہ حافظ صاحب سے مجھے یہ توقع تھی کہ اتنی مدت اور سیاحت کے بعد جبکہ ضرور ہو گا انہیں انسانی اخلاق کے بہت کچھ سبق آموز تجربے حاصل ہوئے ہوں گے ایک قدیم نیازمند (عرفاً) سے ملاقات کرتے وقت وہ خاص متانت اور اسلامی خلق و مروت سے پیش آئیں گے لیکن نہیں انہوں نے برخلاف اسکے ایسی روش اختیار کی کہ جس سے بدقسمت یا خوش نصیب ملاقاتی کی تحقیر ہی مقصود و متصور ہو سکتی ہے کیونکہ اس وقت ان کے ساتھ ایک اور معزز مولوی صاحب بھی تھے جو مجھ کو بھی کیسا جانتے ہیں اور غالباً انہیں میرے احمدی ہونے کا بھی کسی نہ کسی وقت علم ہو چکا ہو گا جس کی میں معقول وجوہ دیکھتا ہوں لیکن حافظ صاحب نے شاید یہ سمجھ کر کہ مولوی صاحب خاکسار کے احمدی ہونے سے تاحال ناآگاہ ہیں پس ایسے ذی عزت شخص کے سامنے ایک مسلمان ایڈیٹر کو "مرزائی" ثابت کر دینے سے زیادہ اور کیا اس کی تحقیر و تذلیل ہو سکتی ہے؟ میرے ساتھ نامناسب موقعہ گفتگو کرنے کے بجائے اپنا سہو مذاکرہ عمل اختیار کیا ہوں کہ عام مسلمانوں کے خیال میں مرزائی ہونا ایک بڑی ہی قابل نفرت حالت ہے ممکن ہے کہ میرا قیاس غلط ہو تو میں بعد از اطلاع سہو پر اصرار کرنا بھی اسلامی اخلاق سے بعید سمجھتا ہوں لیکن میرا سوال پھر بھی بدستور قائم رہتا ہے کہ ایسا "نامی" شخص ہو کر اس ملاقات میں انہوں نے کفر کس خیال سے پیدا زیبا سمجھا لیا ہے ہم سیاحوں کے اخلاق - پھر ایک "مسلمان" اور ساتھ ہی بلاد اسلامیہ کے سیاح کے اخلاق ایسے ہی ہونے چاہئیں؟ کیا یہ کوئی نئی تہذیب ہے - جو آپ شاید اس دفعہ کی سیاحت میں اسلامیوں وغیرہ سے سیکھ آئے ہیں - خاکسار احمد حسین فرید آبادی - امرتسر

عرب صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

مکرمی و مخدومی حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ پچھلے ہفتے مین نے ایک خط ارسال خدمت کیا تھا امید ہے کہ جناب جواب باصواب سے سائل کو مشکور ہونے کا موقعہ دینگے ۔ مین عرصہ سے بیمار ہون صحت بالکل بگڑ گئی ہے ۔ انشاء اللہ ۲۴ر مارچ تک یہان سے روانہ ہو جاؤن گا ۔ پھر حیدر آباد ۔ بمبئی کراچی بلوچستان وغیرہ کی طرف جانے کا ارادہ ہے ۔

و العلم عند اللہ

حضرت چودہری اللہ داد خان صاحب مرحوم کی ایک نظم ہے جو اونہون نے بعد فیصلہ مقدمات گورداسپور لکہی تھی اُمید ہے کہ جناب اس کو شائع کر کے ان کے تمام تعلقدارون کو ممنون فرمائین گے ۔ نیز وہ مقدمہ ایک آیت اللہ ہے امید کہ کوئی سعید روح اس سے فائدہ اُٹھا کر مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرے ۔

مبارک بادت اے قوم مسیحا
کہ فیصل گشت آن اعظم قضیّہ
کنون باید کہ از درگاہِ باری
بجا سجدات را باصدق آری
نیاری ہیچ حزنے را در دل
سرائے ہمچو بلبل بر لبِ گل
بہ آواز و بطرز خوش بیانی
دہی مُردہ دلان را زندگانی
بیا آیات رحمان را نظر کن
درین برکات ربّانی فکر کن
امام ما بہ حکم پاک اللہ
ترک کردہ ہمہ کوئے سوا اللہ
خبر دادہ ز الہامِ الٰہی
مخالف را ہمہ ذلت تباہی

نوٹ ۔ مرحوم کوئی شاعر نہ تھے مگر جوش نے حالت وجدین اُن سے یہ پاکیزہ اشعار لکہوا دئے

راقم ابو سعید عرب رنگون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عاجز ایک مختصر تحریر خدمت مین بھیجتا ہے اسے قابل قدر اخبار بدر مین درج فرما کر مشکور فرمادین

ایک عقدۂ لاینحل کا حل

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار جنابمن! غالباً افغانستان کے حالات کے عنوان سے ایک طویل مضمون اخبار پیسہ مین شائع ہوا ہے ۔ مذہبی عقائد کے بارے مین جو کچھ اس مین مذکور ہے اس سے مجھ کو سخت تعجب ہوا ۔ ایک طرف مضمون مذکور مین یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہان کے باشندون کا عموماً عقیدہ ہمہ اوست ہے اور وہ نیکی اور بدی مین کچھ امتیاز نہین کرتے ۔ مگر دوسری طرف یہ بیان ہے کہ وہان کے باشندے صوم صلوٰۃ کے نہائت پابند ہین تعجب ہے جب کہ ان کے نزدیک نیکی اور بدی مین کچھ امتیاز نہین تو نماز روزہ کا پابند یا غیر پابند ہونا مساوی ہے پھر وہ نماز کس لئے پڑھتے ہین ۔ ضرور ہے کہ وہ نماز ادا کرنے کو سعادت سمجھتے ہون اور نہ ادا کرنے کو معصیّت نیز اس مضمون مین وہان کے باشندون کو تناسخ کا قائل بتلایا گیا ہے اور اس سے اور بھی تعجب بڑہا ہے نہین معلوم ایسے گندے اور ناپاک خیالات کہان سے اخذ کئے گئے ہین ۔ آیا کسی راوی سے یہ روایت ہے یا جناب نے خود یہ محققانہ تحقیق افغانستان جا کر کی ہے یہ تو ہو نہین سکتا کہ یہ عقائد چند آدمیون کے ہون ۔ معمولی مسائل پر وہان انسان قتل کر دیا جاتا ہے جس پر اسلام ہرگز قتل کی اجازت نہین دیتا پھر ایسے ناپاک اور بے ہودہ عقائد کا سہارا وہان کیونکر ہو سکتا ہے ۔ امیر کی اسپیچ جو جناب نے شائع کی ہے اس مین امیر صاحب نے قریب قریب بحیر خیال مین یہ کہا ہے کہ مسلمان کسی نسل کسی خاندان کسی ملک کسی آبادی کے افراد کا نام نہین ۔ مسلمانون کی قومیت کا عنصر یا مایۂ خمیر جو کچھ ہے صرف مذہب ہے ۔ اس لئے اگر مذہب کی حیثیت الگ کر لی جاوے تو قومیت کا نام و نشان تک نظر نہین آتا ۔ پس جبکہ قرآن مجید نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے اور اس کا بڑا اصول یہ ہے تو پھر سمجھ مین نہین آتا کہ نیکی بدی مین ان کے نزدیک کچھ امتیاز نہین اگر بے خبر واقعہ ایسا ہے تو وہ مسلمان نہین اور ان کو قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر مطلق یقین نہین ہے ذرا از راہ عنائت اور مہربانی اس عقدۂ لاینحل کو حضور ہی حل فرمادین ہماری طاقت سے بالاتر ہے خدا نہ کرے یہ کسی مشنری کی شرارت ہو ۔ عیسائیون کی بڑی بڑی شرارتون کو عاجز نے گرفت کیا ہے بارہا مسلمانون کے بھیس مین عیسائیون کو سفر کرتے اور دجل پھیلاتے دیکھا ہے ۔

بارِ خدایا رحم کر قوم اسلام پر اور محفوظ رکھ عیسائیون کے دجل سے ۔

راقم
آپکے جواب کا منتظر عاجز مہتاب علی سیّاح

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۲ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء	۱۴۹۷	چودہری سرفراز خان صاحب	سے/
۱۳ ۔ ″ ″ ″	۱۰۹۱	پیر انداصاحب	سے/
۱۳ ″ ″ ″	۷۰۴۲	شیخ خدا بخش صاحب	۶ / ۴
۱۳ ″ ″ ″	۱۲۱۴	مہتاب علی صاحب	عہ / ۱۴
۱۳ ″ ″ ″	۱۵۳۸	نذیر محمد صاحب	عہ / ۸
۱۳ ″ ″ ″	۷۰	انوار الحق صاحب	ے/
۱۴ ″ ″ ″	۱۳۱۵	اکبر علی صاحب	ے/
۱۴ ″ ″ ″	۱۲۸۶	محمد خان صاحب	سے/
۱۴ ″ ″ ″	۱۴۹۱	چودہری فیروز خان صاحب	سے/
۱۴ ″ ″ ″	۱۹	مولوی محمد عبید اللہ صاحب	۶ / ۸
۱۵ ″ ″ ″	۱۴۷۵	سید محمد [illegible] صاحب	ے/
۱۵ ″ ″ ″	۱۵۱۱	غلام سرور صاحب	سے/
۱۶ ″ ″ ″	۱۲۷۵	سید حاکم علی صاحب	سے/
۱۶ ″ ″ ″	۱۳۷۱	چودہری محمد شریف صاحب	سے/
۱۶ ″ ″ ″	۱۴۴۷	میان خان صاحب	۶ / ۸
۱۶ ″ ″ ″	۱۲۸۷	نعمت علی خان صاحب	۶ / ۸
۱۶ ″ ″ ″	۱۰۴۲	حکیم محمد یٰسین صاحب	۶ / ۱۲
۱۸ ″ ″ ″	۱۵۳۰	سید حسین شاہ صاحب	عہ / ۴
۱۸ ″ ″ ″	۱۳۴۴	میان عبد اللہ صاحب	عہ / ۴
۱۸ ″ ″ ″	۱۴۷۱	محمد منظور صاحب	ے/
۱۸ ″ ″ ″	۹۴۴	غلام محمد صاحب	ے/
۱۸ ″ ″ ″	۱۳۹۳	غلام محمد صاحب	ے/
۱۸ ″ ″ ″	۱۴۷۴	محمد حسین صاحب	۶ / ۱۲
۱۸ ″ ″ ″	۱۳۷۶	عبد اللہ صاحب	سے/
۱۸ ″ ″ ″	۷۰۱	الہ داد صاحب	سے/
۱۸ ″ ″ ″	۱۵۳۷	مستری حسن دین صاحب	سے/
۱۹ ″ ″ ″		پیر منظور محمد صاحب	۶ / ۱۲
۱۹ ″ ″ ″	۱۳۴۴	مولوی عبد اللہ صاحب	عہ / ۴

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہ نظم ۲۵ مارچ کو حضرت اقدس کو سنائی گئی۔ آپنے پسند فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ مفتی صاحب کو بغرض اندراج اخبار دیدینا۔ چنانچہ حاضر خدمت کرتا ہون۔ والسلام

عاجز راقم۔ نعمت اللہ خان۔ مضطر۔ احمدی بدایونی حال وارد قادیان

کیا دیکھا

آ کے دارالامان مین کیا دیکھا
مظہر نور کبریا دیکھا

مہبط فیض مخزن اسرار
واقف راز ہل اتیٰ دیکھا

ناسخ کفر ناصر اسلام
حامئی دین مصطفےٰ دیکھا

حق کا شیدائی جھوٹ کا دشمن
اس کا ہر فعل بے ریا دیکھا

اس کا سینہ ہے پاک کینہ سے
اس کو وحدت کا آئینہ دیکھا

اس کا چہرہ ہے مطلع والفجر
اور تفسیر والضحےٰ دیکھا

عاشق مصطفےٰ حبیب خدا
راستبازون کا پیشوا دیکھا

وہ بلائے خدا کے بولتا ہے
بولتا اس مین ہے خدا دیکھا

قول گویا اس کے حکم خدا
فعل کو فعل مصطفےٰ دیکھا

پاک ہو جائے گند سے اسلام
یہ ہی بس اس کا مدعا دیکھا

اس نے دیکھا نبی اکرم کو
جس نے دیدار آپ کا دیکھا

جس کی تصدیق مین کسوف و خسوف
ہوا ہر اک نے برملا دیکھا

جس کا قرآن مین ذکر آیا ہے
اور حدیثون مین بھی لکھا دیکھا

اس کے اعدا کو سامنے اس کے
ہر کون مین سے بھاگتا دیکھا

اس کو جھٹلا کے منکرو تم نے
روز آفت کا سامنا دیکھا

زلزلون نے زمین کو آ کر
کیسا کیسا ہلا دیا دیکھا

آئی طاعون اور مدت سے
قحط سالی کا سامنا دیکھا

جس مین روزانہ برف گرتی ہے
یہ تہا موسم بہار کا دیکھا

خوف کہاتے ہین جس سے عیسائی
منہ چراتے ہین آریا دیکھا

جس کی ہیبت سے کانپتے ہین شریر
وہ جوان مرد باخدا دیکھا

اس کو پکڑا خدائے برحق نے
جس نے کر کے مباہلہ دیکھا

ہے قصوری نہ اب چراغ الدین
کوئی دشمن نہ بچ سکا دیکھا

لیکھو مارا گیا مرا آتھم
ڈوئی بھی ہو گیا فنا دیکھا

رہا سعد اللہ اور نہ اسمٰعیل
مر گئے دونون بے حیا دیکھا

جس کا انکار کر کے منکر دین
سب کے سب ہو گئے فنا دیکھا

منکرو اور چاہتے کیا ہو
ہر طرح سے تو آزما دیکھا

ہے یہ وہ مہدی و مسیح زمان
دونون جس کا راستا دیکھا

تم تعصب سے جلتے ہو ناحق
یہ ہی حق کا ہے لاڈلہ دیکھا

حق تعالیٰ نے چن لیا اس کو
بس کہ انسان کام کا دیکھا

ہین جو یہان پر مہاجر و انصار
ان کو مہدی کا شیفتہ دیکھا

حاجی حافظ حکیم نور الدین
ان کو صدیق باوفا دیکھا

عالم با عمل ہے یہ فاضل
پاک باطن ہے باصفا دیکھا

وصف کیا ہون محمد احسن کے
ان کا اعلیٰ ہے مرتبہ دیکھا

قول احسن ہے فعل بھی احسن
احسن ان کا معاملہ دیکھا

معترض ان کے سامنے ٹھہرے
کہان اوس مین یہ حوصلہ دیکھا

ہے محمد علی حمیدہ صفات
یہ جوان مرد باخدا دیکھا

ہے متین و ذہین و دانشمند
بات کی تہ کو پہونچتا دیکھا

اس جوانی مین متقی ایسا
کوئی بتلائے کون سا دیکھا

خود ہی اپنا نظیر ہے یہ شخص
اس کا ثانی نہ دوسرا دیکھا

مفتی صاحب ایڈیٹر البدر
ان کا بے مثل اتقا دیکھا

عشق احمد مین مثل پروانہ
ان کو ہر دم فریفتہ دیکھا

سب کے سب ہین یہ خادم اسلام
خدمت دین مشغلہ دیکھا

کوئی بد عہد ہے نہ وعدہ خلاف
سب کو پابند قول کا دیکھا

جس قدر ہین یہان پہ طالب علم
ان مین ہر ایک کو پارسا دیکھا

سب کے سب ہین خلیق اور مسکین
باوفا پایا باحیا دیکھا

کند ذہن اور غبی نہین کوئی
صحیح ہر اک کا حافظہ دیکھا

چھوٹے چھوٹے سعید بچون کو
حافظ اکثر قرآن کا دیکھا

ہے شرارت نہ ان مین گستاخی
علم کا سب کو شیفتہ دیکھا

ابھی ان کے ہیں کھیل کود کے دن
اکثر ایسون کو کھیلتا دیکھا

ایسے بچون مین یہ متانت ہو
فیض ہے یہ امام کا دیکھا

اب سناتا ہون مختصر احوال
جس کو مین نے ہے آزما دیکھا

احمدی کیا ہین دوسرے کیا ہین
ان مین کیا دیکھا ان مین کیا دیکھا

ان کو توحید حق کا ہے اقرار
شرک مین اون کو مبتلا دیکھا

ان کے دل مین ہے طاعت معبود
اون کو غفلت مین ڈوبتا دیکھا

ان کے دل مین ہے سچی ہمدردی
ان کو بیدرد و بے وفا دیکھا

ان کے دل مین ہے عظمت اسلام
اون کو کہتا ہوا برا دیکھا

ان کے سینے ہین پاک کینہ سے
گند اون مین بھرا ہوا دیکھا۔

ان کو شیدائی صدق کا پایا
ان کے ہر فعل مین ریا دیکھا

ان کے حصہ مین آئی شرم و حیا
ان کو بے شرم و بے حیا دیکھا

یہ توکل خدا پہ کرتے ہین
ان کا دولت پہ آسرا دیکھا

یہ امام زمان کو مانتے ہین
ان کا انکار خاصہ دیکھا

دل مین اے منکرو ذرا سوچو
کفر مین کون بڑھ گیا دیکھا

دارالاسلام قادیان ہے ضرور
دین کا یان ہے سلسلہ دیکھا

جس نے دیکھا نہ قادیان مضطر
اس نے دنیا مین آ کے کیا دیکھا

عزیز

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام مصنف وکتاب	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمان ۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القاء شیطانی اور حقانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے	۴ر
سیف الشہادتین " " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت مین بھی گران نہین	۱ر
اعلام الناس " " "	وفات مسیح ۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے ۔ تقلید	۴ر
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا	۱ر
مجموعۃ ازالۃ الوسواس " "	قابل دید ۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جوابات اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴ر
تحذیر المؤمنین " " "	حضرت عیسیٰ کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین ان کے دندان شکن	۲ر
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱ر
آنند ڈکشنری	نہایت عمدہ	۱ر
شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	کلمۃ الفضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۴ر
رویائے صالحہ " " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین	۴ر
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۴ر
اعجاز احمدی " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱ر
کامن احمدی " "	پنجابی نظم الٰہ داد والی	ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہو اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے ۔ نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم ۔ ۱ میرے ایک عزیز نوجوان ۔ دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہو کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۲ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے یہ کہتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کیواسطے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرون اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہمیشہ زیبا اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ مینجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہوچکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ ہو لیکن خریدارون کو ایک روپیہ رعایت رہیگی ۔ والسلام

مینیجر

بلنر پریس قادیان مین میان معراجدین عمر کے لئے چھپا۔